قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ کے وہ مضامین جو پندرہ بیس برس قبل ماہنامہ انوار مدینہ میں شائع ہو چکے ہیں قارئین کرام کے مطالبہ اور خواہش پر ان کو پھر سے ہر ماہ سلسلہ وار ''خانقاہ حامدیہ'' کے زیرِ اہتمام اس مؤقر جریدہ میں بطورِ قندِ مکرر شائع کیا جارہا ہے ! اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (ادارہ)

پردہ کا حکم قرآن پاک میں

﴿ نظر ثانی وعنوانات : حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ [1]

''اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو، نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں'' علامہ عثمانیؒ تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ''یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیویں روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیے کھلی رہتی تھی اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپا لینا چاہیے ! نیز ارشاد فرمایا گیا

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾

''اور جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے کچھ چیز کام کی، تو مانگ لو پردہ کے باہر سے'' [2]

قرآن پاک میں اصول ذکر کیے جاتے ہیں ! تفصیل حدیث اور اجماع علماء امت سے معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن پاک میں ہے ﴿ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ نماز صحیح طرح ادا کرو اور ﴿ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ زکوۃ دو لیکن تفصیل سنت اور اجماع امت سے معلوم ہوئی کہ کس نماز کی کتنی رکعات ہوں گی اور کیا کیا اوقات ہوں گے اسی طرح پردہ کے مسئلہ میں عمل اور حدیثیں دیکھنی ہوں گی ! ! ؟

---

[1] سُورۃ الاحزاب : ۵۹ [2] ترجمہ شیخ الہندؒ و علامہ (شبیر احمد صاحب) عثمانیؒ

اجماع کی قوت :

اجماعِ امت سب سے قوی چیز ہے ! اجماع ہی سے قرآن کا قرآن ہونا معلوم ہوا ہے ! ! اور اگر کوئی ایک آیت کا بھی انکار کردے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا ! !

ترمذی شریف کی صحیح حدیث میں ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آنجناب نے نابینا صحابی ابنِ اُمِ مکتومؓ کے آنے پر حضرت اُم سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کو پردہ کا حکم فرمایا ! !

انہوں نے عرض کیا کہ وہ نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھیں گے نہ پہچانیں گے ارشاد فرمایا

اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ [1] کیا تم بھی نابینا ہو ، کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی ؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان والی حدیث میں بخاری شریف میں ہے کہ ھَوْدَج کسنے والے خادم آئے انہوں نے ہودج اونٹ پر رکھ کر کس دیا اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ میں اس میں (بیٹھی) ہوں [2] آگے چل کر اسی حدیث میں حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے مجھے اس وجہ سے پہچان لیا کہ کَانَ یَرَانِیْ قَبْلَ الْحِجَابِ [3] وہ مجھے پردہ کے حکم سے پہلے دیکھا کرتے تھے

عورت صرف ان ہی رشتہ داروں کے سامنے آسکتی ہے جن سے شریعت نے اجازت دی ہے

☆ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت افلح نے آنا چاہا تو وہ فرماتی ہیں کہ میں نے انہیں اجازت نہیں دی ! انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے پردہ کرتی ہو اور میں تمہارا (رضاعی) چچا ہوں ! ! اس کے بعد حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا جناب نے ارشاد فرمایا صَدَقَ اَفْلَحُ اِ ئْذَنِیْ لَہٗ [4] '' افلح نے ٹھیک کہا ہے انہیں (سامنے آنے کی) اجازت دے دو''

☆ بخاری ہی میں اس سے اگلے صفحہ پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کے ان کے پاس آنے کا واقعہ ہے ! جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اگر فلاں میرے رضاعی چچا زندہ ہوتے تو وہ میرے پاس آسکتے تھے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا :

---

[1] ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۲۰ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی [2] بخاری شریف ج ۱ ص ۳۶۳

[3] بخاری شریف ج ۱ ص ۳۶۴ [4] بخاری شریف ج ۱ ص ۳۶۰

نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۱

''ہاں رضاعت (بھی) (ان لوگوں سے نکاح) حرام کر دیتی ہے جن سے پیدائش کے رشتے حرام ہوتے ہیں''

☆ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خیبر کے فتح ہونے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں باندی رکھنے کے بجائے آزاد کر کے نکاح کر لیا تھا جسے اِعْتَاقٌ بِشَرْطِ التَّزَوُّجِ کہا جاتا ہے ! ! بخاری شریف میں آتا ہے کہ صحابہ کرام کی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ام المؤمنین ہیں یا باندی ہیں ؟ تو ان حضرات نے کہا کہ (اس کا پتہ ایسے چل سکتا ہے کہ) اگر رسول اللہ ﷺ نے ان کا پردہ کرایا تو وہ امہات المومنین میں ہوں گی اور پردہ نہ کرایا تو وہ آپ کی مملوکہ ہوں گی ! ! جب آپ نے اس مقام سے کوچ فرمایا تو اپنے پیچھے سواری پر سوار کرنے کی جگہ بنائی ! !

وَمَدَّ الْحِجَابَ ۲ اور پردہ کھینچ دیا

☆ بخاری شریف میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ ان کے ایک بھائی کے بارے میں یہ شبہ ہوا کہ وہ صحیح النسب بھائی نہیں بلکہ ان کے والد زَمْعَة کی باندی سے کسی کے زمانہ جاہلیت میں زنا کرنے سے ہوا ہے کیونکہ زانی عُتبة ابن ابی وقاص نے اپنے بھائی کو وصیت کی تھی کہ زَمْعَة کی اس باندی سے جو بچہ ہوگا وہ میرا ہوگا، وہ تم لے لینا ! !

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اِحْتَجِبِیْ اس سے پردہ کرو پھر آگے ہے فَمَا رَاٰھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ ۳ ''اس نے کبھی مرتے دم تک حضرت سودہؓ کو نہیں دیکھا'' اور صفحہ ۲۹۶ پر یہ بھی ہے وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهٗ سَوْدَةُ قَطُّ

''اے سودہ بنت زمعہ ان سے پردہ کرو تو انہیں حضرت سودہؓ نے کبھی نہیں دیکھا''

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت اُمِ سلمہؓ کے پاس تشریف فرما تھے مکان میں ایک مُخَنَّث (ہیجڑا) بھی تھا اس نے حضرت اُمِ سلمہؓ کے بھائی سے کہا کہ اگر اللہ نے تمہیں کل کو طائف فتح کرا دیا تو میں تمہیں غَیْلان کی بیٹی (جس کا ایسا ایسا حلیہ ہے) بتلاؤں گا ! نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا لَا یَدْخُلَنَّ ھٰذَا عَلَیْکُمْ ۴ ''ہرگز آئندہ یہ تمہارے پاس نہ آئے''

---

۱ بخاری شریف ص ۳۶۱ ۲ ایضاً ص ۶۰۶ ۳ ایضاً ص ۲۷۶ ۴ ایضاً ص ۷۸۸

حالانکہ وہ پیدائشی معذور تھا مگر چونکہ وہ (غیر مردوں کے سامنے) حلیہ بیان کر کے عورتوں کی بے پردگی کر سکتا تھا اس لیے اس سے بھی پردہ کرادیا ! اور اسے بھی منع فرمادیا ! بخاری شریف میں دوسری جگہ ہے لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَآءِ عَلَیْکُمْ [۱] یعنی ''ایسے مُخَنَّث (کوئی بھی ہوں) ہرگز تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں'' یہ تو بعض صحیح روایات پیش کی گئی ہیں جن سے آیتِ (حجاب) کی تفسیر اور علماء امت کے بالاتفاق عمل کی وجہ معلوم ہو رہی ہے اور یہ کہ حجاب شرعی مسئلہ ہے !

☆ دوسری بحث یہ ہے کہ ''حجاب'' شعائرِ اسلام میں ہے یا نہیں ؟

شعائر اسلام کا لفظی ترجمہ ہے ''اسلام کی نشانیاں'' یا ''علامتیں'' یعنی وہ شرعی احکام جن سے اسلام والے دوسروں سے ممتاز ہو سکیں ! !

تو اس کا جواب علماء سے فتوے کی صورت میں عدالت طلب کر سکتی ہے ! !

نیز یہ کہ پردہ کا انکار کس درجہ کی معصیت ہے ؟ ؟

اس کا جواب بھی علماء سے فتویٰ کی صورت میں لیا جا سکتا ہے ! !

☆ تیسری بحث یہ ہے کہ حاکم اعلیٰ (جو اسلامی حکومت کا ہو) اس کی اطاعت کن باتوں میں فرض ہوتی ہے اور کن باتوں میں نہیں ؟ ؟

اس کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ گناہ کے کام میں نہ باپ کی اطاعت بیٹے پر فرض ہوتی ہے، نہ شوہر کی اطاعت بیوی پر، نہ حاکم کی اطاعت محکوم پر ! خاص حاکم کی اطاعت کے بارے میں ارشاد ہے فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ [۲] ''جب گناہ کے کام کا حکم دیا جائے تو نہ سننا واجب ہے نہ اطاعت کرنی'' اسی صفحہ پر اسی کے حاشیہ نمبر ۱۱ میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَنْ لَمْ یُطِعِ اللّٰہَ جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی اطاعت واجب نہیں ہوتی ! !

پھر لکھا ہے اِلَّا اَنْ یَّرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا کہ اگر رعایا کھلم کھلا حاکم سے کفر کی بات دیکھے تو وہ حاکم خود بخود معزول ہو جائے گا بالاجماع ! !

---

[۱] بخاری شریف ج ۲ ص ۶۱۹ [۲] صحیح البخاری کتاب الاحکام رقم الحدیث ۷۱۴۴ ج ۲ ص ۱۰۵۷

لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ حکم الٰہی پر جمارہے، جو اس کی قوت رکھتا ہے تو اسے ثواب ملے گا ! اور جو خوشامد کرے گا اسے گناہ ہوگا !

اور جو بالکل مقابلہ کی قوت نہ رکھتا ہو عاجز ہو تو اس پر ایسی سرزمین سے ہجرت کر جانی واجب ہوگی'' !۱

یہ مسئلہ بہت تفصیل سے شارحِ بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری کی سولہویں جلد میں صفحہ ۱۱۴ اور صفحہ ۲۴۱ پر بیان کیا ہے، وہیں یہ بھی تحریر ہے ! وہاں خروج یعنی مقابلہ میں نکل کھڑے ہونے کی (جسے جہاد یا بغاوت کہا جائے) بحث ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں

وَالصَّحِیْحُ الْمَنْعُ اِلَّا اَنْ یَّکْفُرَ فَیَجِبُ الْخُرُوْجُ عَلَیْہِ ۲

''صحیح یہ ہے کہ بغاوت نہ کی جائے سوائے اس کے کہ حاکم سے کھلم کھلا کفر سرزد ہو تو اس وقت اس کے خلاف بغاوت واجب ہوگی''

کھلم کھلا کفر وغیرہ پر حاکم کو معزول کر دینے کا مسئلہ عقائد کی مشہور کتاب شرح مواقف میں ہے کہ ''جیسے امت کو امام یعنی حاکم مقرر کرنے کا اختیار ہے ویسے ہی انہیں ایسے اسباب کے پائے جانے پر اسے معزول کرنے کا بھی اختیار ہے'' ۳

اور معصیت کا لفظ اطاعت کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے قَامُوْسْ میں بَابُ الْوَاوِ وَالْیَاءِ میں ہے

اَلْعِصْیَانُ خِلَافُ الطَّاعَةِ

قرآن پاک میں چوتھے پارہ رکوع نمبر ۱۳ کے آخر میں دو آیتیں متصل لائی گئی ہیں

﴿ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ ﴾ اور ﴿ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ ﴾

﴿ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ ﴾ کا ترجمہ علامہ عثمانی اور شیخ الہند اور احمد رضا خان صاحب نے ''حکم پر چلنے'' اور ''حکم ماننے'' کا کیا ہے اور ﴿ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ ﴾ کا ترجمہ ''نافرمانی'' کا کیا ہے ! !

---

۱ اسی سے ملتا جلتا مسئلہ بخاری صفحہ ۱۰۴۵ میں حاشیہ ۱۰ میں بھی ہے

۲ ص ۱۱۴ ج ۱۶ فتح الباری نمبر ۱ مطبوعہ مصطفٰی البابی المجلسی وعمدۃ القاری (عینی) شرح بخاری ج نمبر ۱۱ ص ۳۳۳ پر بھی یہی عبارت ہے مطبوعہ دار الطباعۃ العامرہ سلطنۃ ترکیہ عبدالحمید خان

۳ شرح مواقف مطبوعہ نول کشور لکھنئو صفحہ ۷۳۴